بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ احد پر روانگی کے دوران پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے معصوموں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8؍ دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبے میں جنگِ احد کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے وہ مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ کفار کے لشکر نے بدر کی جنگ کے بعد بدر کے میدان سے بھاگتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگلے سال ہم دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور اپنی شکست کا مسلمانوں سے بدلہ لیں گے چنانچہ ایک سال کے بعد وہ پھر پوری تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ مکہ والوں کے غصہ کا یہ حال تھا کہ بدر کی جنگ کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ کسی شخص کو اپنے مُردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے ان کی آمد آئندہ جنگ کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔ چنانچہ بڑی تیاری کے بعد تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پر حملہ آور ہوا۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ آیا ہمیں شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہیے یا باہر نکل کر۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تاکہ جنگ کی ابتدا کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس کا مقابلہ کر سکیں۔ مگر وہ نوجوان مسلمان جو بدر کی جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے اور جن کے دلوں میں خدا کی راہ میں شہادت کی حسرت تھی۔ انہوں نے یہی خواہش کی کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ اس موقعے پر حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی ایک خواب بھی بیان کی جس کے مطابق آپ

ﷺ نے چند گائیں دیکھیں، جو کہ ذبح کی جارہی تھیں۔ اسی طرح دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ منظر بھی دیکھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ ایک محفوظ اور مضبوط زرہ کے اندر ڈالا ہے۔ نیز یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہیں۔ صحابہؓ کے استفسار پر حضورِ اکرم ﷺ نے ان مناظر کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ گائیوں کے ذبح ہونے کی تعبیر تو یہ ہے کہ میرے بعض صحابہؓ اس جنگ میں شہید ہوں گے۔ تلوار کا سرا ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا اس مہم میں شاید مجھے ہی کوئی تکلیف پہنچے۔ زرہ میں ہاتھ ڈالنے کی تعبیر یہ ہے کہ ہمارا مدینے میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ مینڈھے پر سوار ہونے کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے۔ گو اس خواب میں مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ان کا مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے مگر چونکہ خواب کی تعبیر رسول کریم ﷺ کی اپنی تھی الہامی نہیں تھی آپ نے اکثریت کی رائے کو تسلیم کرلیا اور لڑائی کے لئے باہر جانے کا فیصلہ کر دیا۔

جب باہر نکل کر جنگ کرنے کا فیصلہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا اور آپؐ خود بھی جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ اس وقت حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگوں نے باہر نکل کر لڑنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو آپؐ کی مرضی کے خلاف مجبور کر دیا ہے۔ اس لیے اب بھی اس فیصلے کو آنحضرت ﷺ پر چھوڑ دو۔ آپؐ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے اس میں ہی ہماری بھلائی ہوگی۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے جنگی لباس پہن رکھا تھا۔ لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنا مدّعا پیش کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نبی کے لیے یہ جائز نہیں کہ ہتھیار لگانے کے بعد اس وقت تک انہیں اتارے جب تک اللہ اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ فرمادے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے تین نیزے منگوائے اور ان پر تین جھنڈے باندھے۔ قبیلہ اوس کا جھنڈا اسید بن حضیرؓ کو دیا، قبیلہ خزرج کا جھنڈا احباب بن منذرؓ کو دیا اور مہاجرین کا جھنڈا احضرت علیؓ کو دیا۔ مدینے میں باقی رہنے والے لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے ابن ام مکتوم کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ مسلمانوں کے لشکر میں دو گھوڑے اور ایک سو زرہ پوش تھے۔

راستے میں یہود کا ایک گروہ مسلمانوں کی جانب سے جنگ میں شرکت کیلئے آیا تو حضور ﷺ نے کفار کے بالمقابل یہود کی مدد لینے سے انکار کرتے ہوئے انہیں جنگ میں شرکت سے روک دیا۔ اسی طرح حضور ﷺ نے پندرہ سال سے کم عمر لڑکوں کو جنگ میں شرکت سے روکتے ہوئے انہیں بھی واپس بھجوا دیا۔

لشکرِ اسلامی نے جب رات قیام کیا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہؓ کی قیادت میں پچاس سپاہیوں کو مقرر فرمایا جنہوں نے رات بھر اسلامی لشکر کے ارد گرد پہرہ دیا۔

عبد اللہ بن ابی بن سلول پہلے تو ساتھ آیا تھا لیکن رستے میں واپس چلا گیا تھا اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ سحری کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخین کے مقام سے آگے کوچ فرمایا اور مدینہ اور احد کے درمیان میں شوط نامی ایک مقام پر پہنچ کر نماز کا وقت ہو گیا اور اس جگہ آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔ شوط وادی کناہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔ اسی جگہ عبد اللہ بن ابی بن سلول اپنے ساتھی منافقوں سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ واپسی پر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ آپ نے میری بات نہیں مانی اور لڑکوں کی بات مانی ہے۔ ہم کس بنا پر اپنی جانیں دیں۔ عبد اللہ بن ابی کے ساتھ منافقین کے لوٹ جانے کے بعد حضورِ اکرم ﷺ کے ساتھ موجود صحابہؓ کی تعداد سات سَو رہ گئی۔ اس موقع پر انصار نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مدینے کے یہود میں سے جو ہمارے حلیف اور حمایتی ہیں کیوں نہ ہم ان سے مدد لے لیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں ان کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد صحابہؓ سے تفصیلی خطاب فرمایا جس میں مسلمانوں کے لیے مکمل لائحہ عمل تھا کہ کس طرح دین پر عمل کرنا ہے۔ اس جنگ میں قریش کے ساتھ قبیلہ بنی تہامہ اور قبیلہ بنو کنانہ بھی شامل ہو گئے اور یوں کفار کے لشکر کی تعداد تین ہزار تک جا پہنچی۔ کفار کا تمام لشکر مسلح تھا۔

حضورانور نے فرمایا اس جنگ کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہو جائے گی۔

بعدہٗ حضورِ انور نے فرمایا: فلسطینیوں کیلئے میں دعاؤں کیلئے کہتا رہتا ہوں دعائیں کرتے رہیں۔ گذشتہ دنوں جنگ بندی ختم ہونے کے بعد جیسا کہ خیال تھا وہی ہو رہا ہے اور اسرائیلی حکومت پہلے سے بڑھ کر شدت سے غزہ کے ہر علاقے میں اب بمباری اور حملے کر رہے ہیں پھر معصوم بچے اور شہری شہید ہو رہے ہیں۔ اب تو اس حرکت کے خلاف امریکہ کے ایک کانگریس کے نمائندے نے بھی جو غالباً یہودی ہیں یہ کہا ہے کہ اب بہت ہو گیا ہے۔ امریکہ کو اسے روکنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ امریکہ کے صدر بھی دبے دبے الفاظ میں اب یہ بیان دے رہے ہیں کہ یہ گولہ باری بند ہونی چاہئے جو شمال جنوب میں یکساں ہو رہی ہے۔ پہلے کہتے تھے شمال کی طرف چلے جاؤ کچھ نہیں ہو گا اب وہاں بھی یہی حال ہے۔

بہر حال یہ صدر صاحب امریکہ کے یہ الفاظ جو ہیں یہ کسی انسانی ہمدردی کی وجہ سے نہیں ہیں کسی غلط فہمی میں ہمیں نہیں رہنا چاہئے بلکہ یہ ان کے اپنے مفاد کی وجہ سے ہے یہ اپنے ووٹ لینے کے

لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ان کو فلسطینیوں سے یا مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔

پھر مسلمان ممالک ہیں توان کی آواز میں کچھ زور توپیدا ہورہاہے لیکن جب تک ایک ہوکر جنگ بندی کی کوشش نہیں کریں گے کوئی فائدہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی وحدت پیدا فرمائے۔غیر مسلم دنیا کو پتہ ہے کہ مسلمانوں میں وحدت نہیں ہے بلکہ مسلمان مسلمان کو مارنے پے قتل کرنے پہ لگا ہوا ہے۔یمن میں کیا کچھ نہیں ہورہا اسی طرح دوسرے ممالک ہیں۔ہزاروں بچے اور معصوم مر رہے ہیں مسلمانوں کے ہاتھوں بلکہ لاکھوں ہیں بعض جگہ تو اور یہی چیز غیروں کو جرأت دلا رہی ہے کہ ان پر ظلم بھی کرو تو کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تو خود اپنے آپ پہ ظلم کرتے ہیں۔جب مسلمانوں کو مسلمان کی جان کی فکر نہیں تو دشمن پھر کیوں فکر کرے گا۔اللہ تعالیٰ نے تو بڑا سخت انذار فرمایا ہے قرآن شریف میں کہ مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنے پر جو انذار فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ وہ جہنمی ہوں گے۔اللہ کرے کہ مسلمان ایک ہوکر دنیا سے ظلم کو ختم کرنے کا ذریعہ بنیں نہ کہ اس میں بڑھنے کا۔

یواین او نے اپنی آواز میں کچھ بلندی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان کی آواز کو کون سنتا ہے۔ کہہ تو یہ دیتے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن کچھ نہیں کر سکتے۔ان کی بات ماننے والا ہی کوئی نہیں جو بڑی طاقتیں ہیں وہ اپنا حق استعمال کر لیتی ہیں۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے۔بہرحال پہلے بھی میں نے جماعتوں کے ذریعہ پیغام بھیجا ہوا ہے کہ اس ظلم کو روکنے اور ختم کرنے کے لئے ہمیں دعا کے ساتھ اپنے حلقہ احباب اور اپنے علاقوں کے سیاست دانوں کو آواز اٹھانے کے لئے مسلسل توجہ دلانی چاہئے اسی طرح اپنے حلقہ احباب میں بھی یہ بات پھیلائیں کہ اس ظلم کو ختم کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ معصوموں کو ظلم سے بچالے۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو مرحومین مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ ہالینڈ اور ماسٹر عبدالمجید صاحب واقفِ زندگی استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔